

## برمی مسلمانوں پر ڈھائی جانے والی داستانِ اَلْم

ملک شام اور فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ درندگی کے مظاہرے ہو رہے ہیں کہ اسی بیچ ایک دوسرا زخم ہرا ہو گیا یعنی اراکان کے مسلمان بودھستوں کے ظلم و ستم کی چکی میں بُری طرح پسے گئے، اور برما حکومت اور بدھ مت کی دہشت گردانہ کارروائی میں 3 جون سے 12 جون تک پچاس ہزار سے زائد مسلمان جان بحق ہو گئے۔

اراکان وہ سرزمین ہے جہاں خلیفہ ہارون رشید کے عہدِ خلافت میں مسلم تاجروں کے ذریعہ اسلام پہنچا، اس ملک میں مسلمان بغرض تجارت آئے تھے اور اسلام کی تبلیغ شروع کر دی تھی، اسلام کی فطری تعلیمات سے متاثر ہو کر وہاں کی کثیر آبادی نے اسلام قبول کر لیا اور ایسی قوت کے مالک بن بیٹھے کہ 1430ء میں سلیمان شاہ کے ہاتھوں اسلامی حکومت کی تشکیل کر لی، اس ملک پر ساڑھے تین صدیوں تک مسلمانوں کی حکومت رہی، مسجدیں بنائی گئیں، قرآنی حلقے قائم کئے گئے، مدارس و جامعات کھولے گئے، ان کی کرنسی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ ہوتا تھا اور اس کے نیچے ابو بکر عمر عثمان اور علی نام درج ہوتا تھا۔ اس ملک کے پڑوس میں برما تھا جہاں بدھستوں کی حکومت تھی، مسلم حکمرانی بودھستوں کو ایک آنکھ نہ بھائی اور انہوں نے 1784ء میں اراکان پر حملہ کر دیا، ہلا خرا اراکان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی، اسے برما میں ضم کر لیا اور اس کا نام بدل کر میانمار رکھ دیا۔

1824ء میں برما برطانیہ کی غلامی میں چلا گیا، سو سال سے زائد عرصہ غلامی کی زندگی گزارنے کے بعد 1938ء میں انگریزوں سے خود مختاری حاصل کر لی، آزادی کے بعد انہوں نے پہلی فرصت میں مسلم مٹاؤ پالیسی کے تحت اسلامی شناخت کو مٹانے کی بھرپور کوشش کی، دعاۃ پر حملے کئے، مسلمانوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا، چنانچہ پانچ لاکھ مسلمان برما چھوڑنے پر مجبور ہوئے، کتنے لوگ پڑوسی ملک بنگلادیش ہجرت کر گئے، مسلمانوں کی حالت زار دیکھ کر ملک فہد نے ان کے لیے ہجرت کا دروازہ کھول دیا، اس طرح ان کی اچھی خاصی تعداد نے مکہ میں بودھ ہاش اختیار کر لی، آج مکہ کے باشندگان میں 25 فیصد اراکان کے مسلمان ہیں۔ اس طرح مختلف اوقات میں مسلمانوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا گیا، جو لوگ ہجرت نہ کر سکے ان کی ناکہ بندی شروع کر دی گئی، دعوت پر پابندی ڈال دی گئی، دعاۃ کی سرگرمیوں پر روک لگادی گئی، مسلمانوں کے اوقاف چراگا ہوں میں بدل دیئے گئے، برما کی فوج نے بڑی ڈھٹائی سے ان کی مسجدوں کی بے حرمتی کی، مساجد و مدارس کی تعمیر پر تدفین لگا دیا، لاؤڈ سپیکر سے اذان ممنوع قرار دی گئی، مسلم بچہ سرکاری تعلیم سے محروم کیے گئے، ان پر ملازمت کے دروازے بند کر دیئے گئے، 1982ء میں اراکان کے مسلمانوں کو حق شہریت سے بھی

محروم کر دیا گیا، اس طرح ان کی نسبت کسی ملک سے نہ رہی، ان کی لڑکیوں کی شادی کے لیے 25 سال اور لڑکوں کی شادی کے لیے 30 سال عمر کی تحدید کی گئی، شادی کی کاروائی کے لیے بھی سرحدی سیکورٹی فورسز سے اجازت نامہ کا حصول ناگزیر قرار دیا گیا، خانگی زندگی سے متعلقہ سخت سے سخت قانون بنائے گئے۔ ساٹھ سالوں سے اراکان کے مسلمان ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں، ان کے بچے نگھے بدن، نگھے ہیز، بوسیدہ کپڑے زیب تن کئے قابل رحم حالت میں دکھائی دیتے ہیں، ان کی عورتیں مردوں کے ہمراہ کھیتوں میں رزاعت کا کام کر کے گذر بسر کرتی ہیں۔ لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ ایسے محکمین اور روح فرسا حالات میں بھی مسلمان اپنے دینی شعائر سے جڑے ہیں اور کسی ایک کے متعلق بھی یہ رپورٹ نہ ملی کہ دنیا کی لالچ میں اپنے ایمان کا سودا کیا ہو۔

جون کے اوائل میں 10 دعاۃ مسلم بستیوں میں دعوت کے لیے مگھوم رہے تھے اور مسلمانوں میں تبلیغ کر رہے تھے کہ بودھستوں کا ایک دہشت گرد گروپ ان کے پاس آیا اور ان کے ساتھ زیادتی شروع کر دی، انہیں مارا پیٹا، درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے جسموں پر چھری مارنے لگے، ان کی زبانیں رسیوں سے باندھ کر کھینچ لیں یہاں تک کہ دسیوں تڑپ تڑپ کر مر گئے، مسلمانوں نے اپنے دعاۃ کی ایسی بے رحمی و دیکھی تو احتجاج کیا، پھر کیا تھا، انسانیت سوز درندگی کا مظاہرہ شروع ہو گیا، انسان نما درندوں نے مسلمانوں کی ایک مکمل بستی کو جلا دیا، جس میں آٹھ سو گھر تھے، پھر دوسری بستی کا رخ کیا جس میں 700 گھر تھے اسے بھی جلا کر خاکستر کر دیا، پھر تیسری بستی کا رخ کیا جہاں 1600 گھروں کو نذر آتش کر دیا۔ جان کے خوف سے 9 ہزار لوگوں نے جب برہمی اور بحری راستوں سے بنگلادیش کا رخ کیا تو بنگلادیشی حکومت نے انہیں پناہ دینے سے انکار کر دیا اور اس کے بعد سے بدھ مت کے دہشت گرد برہمی فوج کے ساتھ مل کر مسلمانوں کا قتل عام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

یہ ہیں وہ حالات جن سے اراکان کے مسلمان حالیہ دنوں گزر رہے ہیں، مظلوموں کی آہیں، تہیوں اور بیواؤں کی چیخ و پکار، اور خانہ بدوش مسلمانوں کی سسکیاں آنکھوں کو اٹکلبار کر دیتی ہیں اور ضمیر کو کچھ کے لگاتی ہیں کہ کہاں ہے غیرت مسلم؟ کہاں ہے ہمارے مسلم حکمران کا سیاسی رول؟ کہاں ہے رفاہی اداروں اور عالمی تنظیموں کی دادرسی؟ ہماری بات اقتدار کے ایوانوں تک نہیں پہنچ سکتی، عالمی تنظیموں کو جھنجھوڑ نہیں سکتی لیکن آپ کے سند غیرت کو تازیانہ ضرور لگا سکتی ہے، آپ کے احساس کو ضرور بیدار کر سکتی ہے کہ آپ تک مظلوم مسلمانوں کی حالت زار پہنچ چکی ہے۔

تو آئیے رحمت و مغفرت اور مواسات و غم خواری کے اس ماہ مبارک میں اراکان کے مظلوم مسلمانوں کے لیے گز گڑا کر اللہ کے حضور مخلصانہ دعائیں کریں، اور اپنے پاکیزہ مالوں کی زکاۃ و صدقات سے ان کی دادرسی کریں کہ یہ دینی اخوت کا ادنیٰ تقاضا ہے۔